(۱۲۷)

آئی جو گوشِ حضرتِ زینبؑ میں یہ صدا
کی عرض اس میں خوش ہوں جو ہو آپ کی رضا
لیکن یہ رنج ہے سببِ جوششِ بکا
تنہا پڑی ہے لاشِ شہنشاہِ کربلا
بے وارثوں کا آہ بھروسا نہیں کوئی
خواہر کا رن میں پوچھنے والا نہیں کوئی

(۱۲۸)

ہم تو مکاں کو جاتے ہیں اے شاہِ عرش جاہ
میت کو چھوڑتے ہیں تہِ دامنِ الٰہ
اب دیکھیں کیا گذرتی ہے ہم سب پہ بعد شاہؑ
جلتی ہے کس طریق سے بیکس کی بارگاہ
صدمہ ہے ہجرِ شہؑ کا دلِ پاش پاش پر
گر بچ گئے تو آئیں گے پھر رن میں لاش پر

(۱۲۹)

اے دینِ مصطفیٰؐ کے طرفدار الوداع
اے لختِ قلبِ احمدؐ مختار الوداع
اے کربلا کے قافلہ سالار الوداع
اے ہم سے بے کسوں کے مددگار الوداع
دل سے گئی جو آہِ الم بے اثر گئی
دنیا تباہ کرکے سواری کدھر گئی

(۱۳۰)

ذاخرؔ قلم کو روک، کہ ہے ختم مدعا
کم فرصتی سے چھوٹنے والا تھا مرثیہ
قوت نہ تھی دماغ میں کب ہوش تھے بجا
یہ بھی ہوئی ہے اک مددِ سبط، مصطفیٰؐ
فیضِ امامؑ دیں سببِ غور ہوگیا
دسویں ۱ رجب سے تیرا دماغ اور ہوگیا

ماخوذ از ہفتہ وار نظارہ، لکھنؤ، مرشیہ نمبر، فروری ۱۹۷۳ء، صفحہ نمبر ۲۵ تا ۴۴ر

سلام

تذہیبؔ نگروری، راجہ جی پرم، لکھنؤ

حرؑ یوں نکل کے حق کے شناسوں میں آگیا
ذرہ زمیں کا جیسے ستاروں میں آگیا
اب اس سے آپ کیجئے شبیرؑ سا سلوک
وہ حر جو آج تعزیہ داروں میں آگیا
سونا بھی ہو رہا ہے عبادت مرا شمار
شبیرؑ میرے خوابوں خیالوں میں آگیا
دنیا میں سر بلند ہے ایراں اسی لئے
یہ ملک کربلا کے حصاروں میں آگیا
دیکھی ہے جب سے اصغرِ معصومؑ کی ہنسی
ہنسنے کا جو طریقہ ہے کلیوں میں آگیا
شبیرؑ کے لہو سے ملا کر کے اپنا خوں
لگتا ہے جونؑ نور کے خانوں میں آگیا
نظریں جری کی بن گئیں ساحل پہ ذوالفقار
رعبِ علیؑ سمٹ کے جو آنکھوں میں آگیا
سب کچھ لٹا کے دین بچایا اسی لئے
نامِ حسینؑ لینا فریضوں میں آگیا
"اَحلیٰ مِنَ الْعَسَلْ" کی دلالت کے واسطے
اصغرؑ نکل کے جھولے سے تیروں میں آگیا
تذہیبؔ یہ بھی فضل و کرم ہے حسینؑ کا
شعر و سخن جو تیرے طریقوں میں آگیا

❀❀❀